بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

# الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

ذوالحجہ ۴۴۹

جلد ۷۱ سریع ۳۶ | سوموار ۲۴ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ، ۱۳ تبوک ۱۳۶۱ ہش، ۱۳ ستمبر ۱۹۸۲ء | نمبر ۲۰۵

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۲ تبوک / ستمبر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری اور ضعف کی وجہ سے تین چار روز سے ناساز ہے۔ بلڈ پریشر بھی کم و بیش ہو رہا ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان قائم رکھے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

# قرآن شریف زندہ اعجاز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں

"قرآن شریف ایک کامل اور زندہ اعجاز ہے اور کلام کا معجزہ ایسا معجزہ ہوتا ہے کہ کبھی اور کسی زمانہ میں وہ پرانا نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کا ہاتھ اس پر چل سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اگر آج نشان دیکھنا چاہیں تو کہاں ہے؟ کیا یہودیوں کے پاس وہ عصا ہے اور اس میں کوئی قدرت اس وقت بھی سانپ بننے کی موجود ہے وغیرہ وغیرہ غرض جس قدر معجزات کل نبیوں سے صادر ہوئے۔ ان کے ساتھ ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی آپؐ کی تعلیم اس لیے زندہ تعلیم ہے۔ کہ اس کے ثمرات اور برکات اس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں۔ جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنیوالا یہ دعوےٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷، ۳۸)

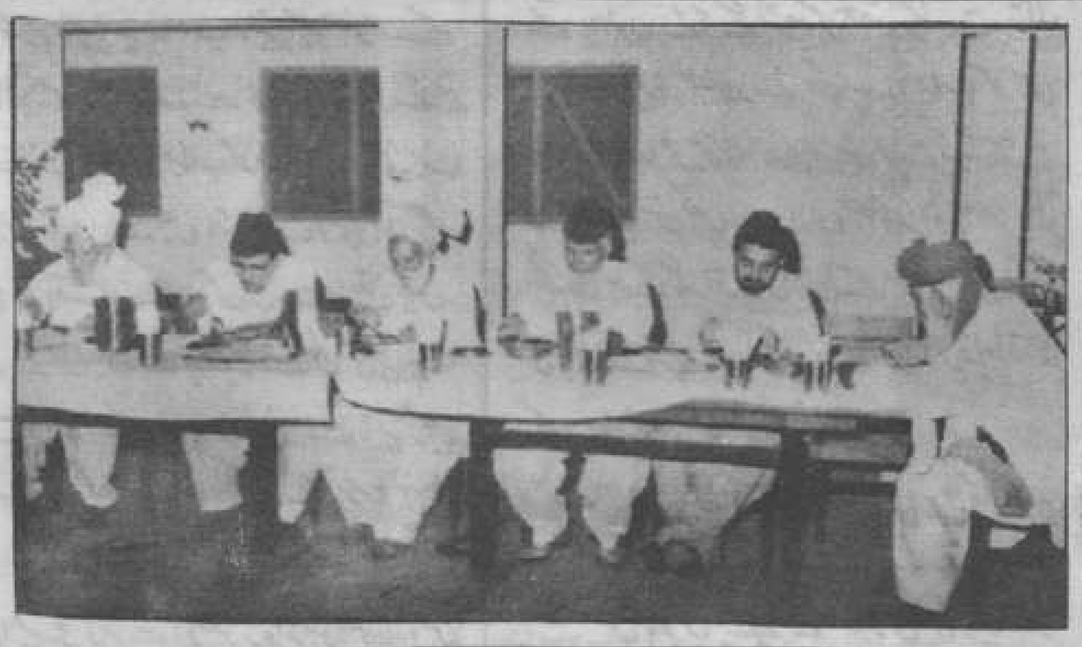

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے دار الضیافت میں ایک عشائیہ دیا گیا تصویر میں اس عشائیہ کے صدر میز پر (دائیں سے بائیں) محترم مولوی محمد حسین صاحب محترم مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، محترم ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امور عامہ محترم نذیر احمد صاحب مبشر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی اور محترم صوفی غلام محمد صاحب صحابی بیٹھے ہیں۔

دس ستمبر ۱۹۸۲ء کی شام ایوان محمود میں سپین سے متعلق منعقد ہونے والے سیمینار میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ اس موقع پر (دائیں سے بائیں) محترم مرزا نصیر احمد صاحب، محترم ملک منصور احمد صاحب عمر، محترم ظہور احمد صاحب باجوہ نے خطاب کیا۔ اس کی صدارت محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی، صدر موصوف کے ساتھ محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کرسی پر بیٹھے ہیں۔

- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔

عزیزم مرزا مجید احمد صاحب واقف زندگی ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (جو میرے داماد ہیں) عرصہ ایک سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ یہاں کے ڈاکٹر صاحبان نے معائنہ کے بعد اپریشن کا مشورہ دیا تھا۔ اب عزیزم امریکہ اپریشن کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ ۱۵/۹/۸۲ کو اپریشن ہوگا۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- مکرم مرزا احمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا کی اہلیہ محترمہ بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ قارئین الفضل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- گوجرانوالہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کی خوشدامن مختلف عوارض کی وجہ سے بہت علیل ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل منیر مجاہد اردسپین)

مورخہ ۸/۹/۸۲ کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام محمد النصر تجویز کیا گیا ہے احباب کرام دعا فرمائیں بچے کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک خادم دین اور ہر ایک کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(محمد حسین شاہد مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر۔

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲ بابت ۳۱ جولائی تا ۴ اگست ۱۹۸۲ء

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا براستہ ایمسٹرڈم اوسلو میں ورود مسعود

## احباب ناروے کی طرف سے ایئرپورٹ اور مشن ہاؤس میں پرتپاک استقبال۔ تجدید بیعت۔ اجتماعی ملاقاتیں

## بیعت کی ضرورت و اہمیت، اس کی حقیقت اور روحِ بیعت پر حضور کا بصیرت افروز خطاب

### ناروے کے ایک وسیع علاقہ کا دورہ — اللہ تعالیٰ کی لامحدود قدرتوں کے حسین جلووں کا ایمان افروز مشاہدہ

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۳۰ اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہونے کے بعد ۳۱ جولائی کو قریباً ایک بجے دوپہر براستہ ایمسٹرڈم ناروے کے دارالحکومت اوسلو کے فضائی مستقر پر ورود فرما ہوئے جہاں اوسلو شہر اور ناروے کے دوسرے علاقوں کے احباب نے ناروے کے مشنری انچارج محترم جناب کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ محترم جناب نور احمد صاحب بولستاد کی سرکردگی میں حضور ایدہ اللہ کا پرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہل قافلہ اوسلو میں ۳۱ جولائی کی دوپہر سے ۵ اگست کی دوپہر تک پورے آٹھ روز قیام فرمایا۔

اوسلو میں حضور نے یہ آٹھ دن انتہائی مصروفیت میں گزارے۔ حضور روزانہ ہی دفتری امور سرانجام دینے کے علاوہ مسجد نور میں باقاعدگی سے پانچوں نمازیں پڑھاتے رہے۔ احباب جماعت کی درخواست پر انہیں دستی بیعت کا شرف بخشا ان کے ساتھ اجتماعی ملاقات فرمائی۔ جماعتی دعوت میں شرکت فرما کر احباب جماعت کے ساتھ ماحضر تناول فرمایا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کر کے اسلام و جماعت احمدیہ اور نوع انسانی کے مستقبل کے بارہ میں ان کے سوالات کے جواب دئے۔ استقبالیہ تقریب میں شریک ہو کر بعض اعلیٰ سرکاری افسران اور دیگر معززین کے علاوہ اوسلو شہر کے میئر موصوف سے دینی اخلاق اور مختلف النوع علمی مسائل پر تبادلۂ خیالات فرمایا۔ ۵ اگست کو مسجد نور اوسلو میں نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جماعت احمدیہ ناروے کی سب سے پہلی مجلس شوریٰ کی صدارت فرما کر (جو مسلسل چار گھنٹہ تک جاری رہی) تربیتی تبلیغی اور مالی امور سے متعلق انہیں نہایت بیش قیمت ارشادات سے نوازا اور اراکین مجلس شوریٰ کے مشورہ سے اہم فیصلے صادر فرمائے نیز مستقل بنیادوں پر سالانہ مجلس شوریٰ کے اجراء اور اس کے دائرہ کار کا باضابطہ اعلان فرمایا۔ جماعت احمدیہ ناروے کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی مجالس عاملہ سے اجتماعی ملاقات کے دوران ان کی سالانہ کارگزاری کا جائزہ لیا۔ جماعت کی ایک مجلس مذاکرہ کی صدارت فرما کر دینی مسائل سے متعلق احباب جماعت کے متعدد سوالات کے تفصیلی جوابات دیئے جو احباب کے لئے ازدیاد ایمان اور ازدیاد علم و عرفان کا موجب ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ کے خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد احباب ناروے کو حضور کی پہلی بار زیارت کرنے کا شرف حاصل ہو رہا تھا اس لئے احباب کے ذوق و شوق اور ولولۂ عشق اور اپنی خوش نصیبی پر ان کے شکر گزاری کے جذبات بے پایاں کا عالم ہی اور تھا۔ وہ روز بروز ہی نہیں بلکہ لمحہ بہ لمحہ یہ فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا گیا۔ وہ روزانہ ہی بہت کثیر تعداد میں دیوانہ وار کھنچے چلے آئے۔ وہ صبح سے لے کر نصف شب تک اپنا بیشتر وقت مسجد نور اور مشن ہاؤس میں ہی گزارتے رہے۔ حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے، ظہر عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد حضور کے پُرمعارف ارشادات سے مستفیض ہونے اور متعدد تقاریب میں حضور کے بصیرت افروز خطابات سے اپنے ایمانوں کو نئی تازگی اور پختگی سے ہمکنار کرنے اور قلوب و اذہان کو نئی روشنی اور جلا نصیب ہونے کا اشتیاق انہیں روزانہ ہی کھینچ لئے آتا تھا اور وہ شمع کے گرد پروانوں کی طرح ہر وقت حضور کے گرد جمع رہتے تھے۔ ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں حضور کے قیام اور اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی کس قدر تفصیلی رپورٹ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

### ناروے میں ورود مسعود

کراچی سے حضور مع اہل قافلہ ۳۰ و ۳۱ جولائی (جمعہ و ہفتہ) کی درمیانی شب ایک بج کر ۳۵ منٹ پر کے ایل ایم کے جہاز میں فلائٹ KL ۸۳۴ کے ذریعہ ایمسٹرڈم روانہ ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ کراچی میں حضور نے مکرم مبارک احمد صاحب کھوکھر اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو جو اپنے خرچ پر یورپ جانے کے لئے پابہ رکاب تھے ازراہ شفقت اپنے ہمراہ جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ افراد قافلہ کے علاوہ وہ دونوں بھی حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی معیت میں اسی جہاز سے روانہ ہوئے اور وہ اس تاریخ ساز سفر میں حضور اور حضرت بیگم صاحبہ کے ہمراہ ہیں۔

جہاز کراچی سے روانہ ہو کر راستہ میں ۵ گھنٹے کے قریب یونان کے دارالحکومت ایتھنز کے فضائی مستقر پر رکا اور پھر وہاں سے روانہ ہونے کے بعد کراچی سے ۹ گھنٹہ کی پرواز مکمل کر کے ہالینڈ کے مقامی وقت کے مطابق ۳۱ جولائی کی صبح کو بجکر پانچ منٹ پر ایمسٹرڈم پہنچا۔ مبلغ انچارج ہالینڈ مشن محترم عبدالحکیم صاحب اکمل، مبلغین ہالینڈ مکرم ناصر احمد صاحب شمس اور مکرم عبدالرشید صاحب تبسم نیز جماعت ہالینڈ کے احباب مکرم عبدالعزیز جمن بخش۔ مکرم عبدالحمید فانی در فیلدن، مکرم عبدالعزیز فرحافن۔ مکرم شاہد محمود لودویک، مکرم عبدالجلیل صاحب ڈوگر، مکرم طاہر سفیر صاحب وغیرہم حضور کے استقبال کے لئے ہیگ سے وہاں آئے ہوئے تھے حضور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر ان کی معیت میں ایئرپورٹ وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے جا کر ان سے باتیں کیں۔ حضور نے ان میں سے ہر ایک سے ان کی خیریت دریافت فرمانے کے علاوہ مبلغین سے ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کے کوائف دریافت فرمائے اور انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔ چونکہ حضور نے کچھ وقت بعد ہی ایمسٹرڈم سے اوسلو روانہ ہونا تھا۔ اس لئے حضور جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمانے کے بعد کے ایل ایم کے ایک اور جہاز (فلائٹ KL ۱۸۵) میں سوار ہوئے۔ جہاز صبح دس بجکر دس منٹ پر ایمسٹرڈم سے روانہ ہوا۔ سوا گھنٹہ کی پرواز کے بعد راستہ میں گوٹن برگ اترا اور حضور کے استقبال کے لئے ناروے کے مبلغ انچارج محترم کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ محترم نور احمد صاحب بولستاد کی سرکردگی میں اوسلو کی ساری جماعت فضائی مستقر پر پہنچی ہوئی تھی نیز سویڈن مشن کے مبلغ انچارج محترم حامد کریم صاحب بھی اسی غرض سے گوٹن برگ سے اوسلو آئے ہوئے تھے اور فضائی مستقر پر موجود تھے۔ ان سب احباب نے حضور کا اور لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا بہت پرتپاک استقبال کیا حضور نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان سے بہت خوش دلی کے ساتھ باتیں کیں۔

فضائی مستقر سے حضور مبلغ ناروے محترم کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ محترم نور احمد صاحب بولستاد کی معیت میں اوسلو کے احمدیہ مشن ہاؤس واقع فروگنر سٹریٹ تشریف لائے احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد نور کی پرشکوہ عمارت اور اس کا صاف ستھرا اور پُرفضا احاطہ رنگ برنگی جھنڈیوں اور غیر مقدمی قطعات سے سجا ہوا تھا۔ یہاں بھی ناروے کے دوسرے علاقوں سے آئے ہوئے بہت سے احباب جمع تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر حضور کا بہت پرتپاک استقبال کیا۔ حضور نے ان سب احباب کو بھی شرف مصافحہ بخشا اور ان سے بہت پُرشفقت انداز میں باتیں کیں۔ بعد ازاں حضور اور حضرت بیگم صاحبہ دیگر افراد خاندان کے ہمراہ مشن ہاؤس کی بالائی منزل میں تشریف لے گئے اور قیام اوسلو کے دوران وہیں فروکش رہے۔

### مسجد نور میں ظہر اور عصر کی باجماعت نمازیں

مشن ہاؤس پہنچنے کے تھوڑی ہی دیر بعد حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں بعد ازاں حضور نے مسجد میں تشریف فرما ہو کر گفتگو کے رنگ میں احباب جماعت اور عہدیداروں کو بیش قیمت نصائح سے سرفراز فرمایا۔

حضور نے مبلغ انچارج صاحب سے ناروے میں احمدیوں کی تعداد دریافت فرمائی اور یہ معلوم ہونے پر کہ ناروے میں ڈیڑھ سو پونے دو سو احمدی آباد ہیں حضور نے مبلغ انچارج اور نیشنل پریذیڈنٹ صاحب کو ہدایت فرمائی کہ ناروے کے حالات پر غور کریں نیز تربیتی و تبلیغی اور مالی امور زیر بحث

لانے اور اس بارہ میں سفارشات مرتب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی مرکزی مجلس شوریٰ کی طرز پر یہاں بھی مستقل بنیادوں پر سالانہ مجلس مشاورت کے انعقاد کا نظام جاری کیا جائے اور اس کی روشنی میں ہر قسم کے پروگرام مرتب کر کے ان پر پوری محنت، لگن، اخلاق اور مستعدی سے عمل کیا جائے۔

دوسری بات حضور نے یہ دریافت فرمائی کہ مسجد کے قریب سات میل کے دائرہ میں کتنے احمدی دوست رہتے ہیں یہ معلوم کر کے کہ ایسے دوستوں کی تعداد اچھی خاصی ہے۔ حضور نے فرمایا ان دوستوں کو زیادہ سے زیادہ نمازیں مسجد میں آ کر ادا کرنی چاہئیں اور اپنے کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے جن نمازوں میں احباب مسجد نہ آسکتے ہوں وہ نماز میں بھی احباب کی عدم موجودگی کے باوجود مسجد میں باجماعت ادا کی جائیں کیونکہ مومن خواہ اکیلا ہی اس کی کوئی نماز جماعت کے بغیر نہیں ہوتی۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

ایک گڈریا نے جو جنگل میں بکریاں وغیرہ چراتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کا سارا دن جنگل میں گزرتا ہے اس لئے وہ دن کے وقت باجماعت نمازیں ادا نہیں کر سکتا۔ آپؐ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو تو تم جنگل میں اذان دو ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی جنگل کے کسی حصہ میں موجود اپنے کام میں مصروف ہو۔ وہ اذان کی آواز سن کر آجائے گا۔ اس طرح تم دونوں باجماعت نماز ادا کر سکو گے اور اگر کوئی بھی نہ آئے تو تمہاری اقتداء میں فرشتے نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد فرمایا۔ اسلام عالمگیر مذہب ہے اس میں سہولتیں رکھی گئی ہیں۔ اس نے نماز باجماعت کو ضروری قرار دیا ہے لیکن اس میں بعض سہولتیں بھی رکھی ہیں ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر انسان اکیلا ہونے کے باوجود بھی باجماعت نماز ادا کر سکتا ہے۔ نماز باجماعت کے لئے نہ مقتدیوں کی ضرورت ہے اور نہ مسجد کی۔ ایک مومن کے لئے تو ساری زمین ہی مسجد بنائی گئی ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

لوگوں نے نماز باجماعت کے لئے خواہ مخواہ جھوٹی شرطیں بنا رکھی ہیں۔ ہر جگہ اور ہر حالت میں نماز باجماعت ادا کی جا سکتی ہے جو لوگ بہت دور کے علاقہ میں رہنے کی وجہ سے مسجد نہیں آسکتے انہیں چاہیئے کہ وہ دو دو تین تین ایک جگہ اکٹھے ہو کر باجماعت نماز ادا کریں۔ اگر نماز باجماعت کا التزام نہ کیا جائے تو اس سے گمراہی کا دروازہ کھلتا ہے کیونکہ اگر آپ نماز باجماعت کا التزام نہیں کریں گے تو اگلی نسلیں نماز سے ہی غافل ہو جائیں گی۔

حضور نے احباب ناروے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ تو ایسے ماحول میں رہ رہے ہیں کہ آپ کے لئے دین کے جملہ احکام پر پورے عزم و تہیہ کے ساتھ عمل پیرا ہونا ضروری ہے تاکہ نہ صرف یہ کہ آپ یہاں کے سراسر مادی ماحول سے متاثر نہ ہوں بلکہ اپنی نیکی تقویٰ شعاری اور دینداری کی وجہ سے خود یہاں کے لوگوں کو متاثر کریں اور کوشش کریں کہ اسلامی ثقافت کی چھاپ (Islamic Impact) کے رنگ میں ان پر بھی لگے اور انہیں احساس ہو کہ ان کا انداز زیست انہیں تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔

ان پُر معارف ارشادات سے احباب کو نوازنے کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ان کے جواب لکھوائے اور محترم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج سے تبادلۂ خیال فرما کر انہیں بعض امور کی انجام دہی سے متعلق ہدایات دیں۔

## شام کی سیر اور مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں

بعدہٗ حضور قیام گاہ میں کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد شام کو افراد خاندان اور قافلہ کے دیگر افراد کے ہمراہ اوسلو کے ایک مضافاتی علاقہ میں موٹر کاروں کے ذریعہ ہوا خوری کے لئے تشریف لے گئے اس سیر میں مبلغ صاحب انچارج، نیشنل پریذیڈنٹ اور بعض دیگر مقامی احباب بھی شامل تھے۔ حضور کسی مقام پر ٹھہرے بغیر مشن ہاؤس واپس تشریف لائے اور پھر کچھ دیر بعد مسجد نور میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں جن میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ناروے میں ان ایام میں سورج دس بجے غروب ہوتا ہے۔

نماز پڑھانے سے قبل حضور نے نمازیں جمع کرنے یا علیحدہ علیحدہ مقررہ اوقات میں ادا کرنے کے متعلق مشورہ طلب فرمایا۔ حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ احباب دور دور سے آئے ہوئے ہیں اور ان کیلئے دوبارہ آنا مشکل ہے اور پھر اکثر احباب نے علی الصبح ڈیوٹیوں پر بھی حاضر ہونا ہے۔ اس لئے نمازیں جمع کرنا بہتر ہے حضور نے یہ مشورہ قبول فرماتے ہوئے نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد رات کے کھانے اور آرام کے لئے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے

## اوسلو میں قیام کا دوسرا دن

یکم اگست بروز اتوار اوسلو میں حضور کے قیام کا دوسرا دن تھا۔ چار بجے صبح حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی۔ بعد ازاں حضور نے دفتری امور سرانجام دیئے۔ ۹ بجے صبح اہلِ قافلہ اور متعدد مقامی احباب کی معیت میں اوسلو کے جنوب مشرق میں ستر کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع نسودنے تھانگن (NESUDENTAGEN) کا علاقہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ یہ ایک نہایت پُر فضا و پُر سکون پہاڑی مقام ہے جہاں لوگ بالعموم چھٹیاں گزارنے جاتے ہیں یہاں حضور نے افراد با خاندان اور اہل قافلہ کے ہمراہ گھوم پھر کر تقریباً دو گھنٹہ تک سیر کی۔ اس دوران حضور بعض پہاڑیوں پر بھی چڑھے اور ان مناظر قدرت میں اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے حسین جلووں کا ذکر فرماتے رہے اور زیر لب اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ وہاں سے اوسلو واپس تشریف لا کر حضور نے مسجد نور میں ظہر کی نماز پڑھائی۔ اُس وقت احباب اور اطفال مسجد میں کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ وہ سب نماز میں شریک ہوئے۔

## اطفال کا دینی معلومات کا امتحان

نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب حضور کی نظر اطفال پر پڑی تو حضور نے انہیں آگے بلا لیا اور ان کے ساتھ بہت پُر شفقت انداز میں باتیں کیں۔ وہ سب حضور کے سامنے نصف دائرہ کی شکل میں بہت مؤدب بیٹھے تھے۔ حضور نے ان سے پوچھا کیا آپ کو نماز سے متعلق چھوٹے چھوٹے مسائل کا علم ہے؟ بچوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضور نے فرمایا اچھا آپ کا امتحان لے لیتے ہیں ابھی پتہ لگ جائے گا آپ کو ان مسائل کا کہاں تک علم ہے۔ حضور نے بچوں سے نمازوں کی رکعات کی تعداد اور نماز میں قصر کی رعایت سے متعلق سوالات دریافت کئے۔ زیادہ تر سوالات کے جواب مکرم مبشر احمد صاحب کے بچے عزیز کامران اور نعمان دے رہے تھے۔ انہوں نے بعض سوالات کے جواب درست دئے اور بعض کے غلط۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ امتحان کے نام سے کچھ گھبرائے ہوئے ہیں اور جلدی میں غلط جواب دئے جاتے ہیں۔ نصف دائرہ کے آخری سرے پر ایک بچہ جو شکل سے بہت ذہین معلوم ہوتا تھا بالکل خاموش بیٹھا تھا۔ حضور نے دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ یہ مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب آف ہالڈن کے فرزند معین الدین محمود ہیں انہیں اردو نہیں آتی البتہ انگریزی اور ناروجین خوب بولتے ہیں۔ اس پر حضور نے ان سے انگریزی میں سوالات پوچھے جن کے انہوں نے بالکل صحیح جواب دئے۔ حضور ان کی دینی معلومات سے ازحد مسرور ہوئے اور انہیں بہت شاباش دی۔ بعد ازاں حضور نے ان بچوں کو جنہوں نے صحیح جواب نہیں دئے تھے بہت سہل انداز میں نماز کے مسائل بتائے بعد ازاں حضور نے مکرم کمال یوسف صاحب مبلغ انچارج کو مخاطب کر کے ہدایت فرمائی کہ بچوں کے علیحدہ اجلاس کلاس کی شکل میں منعقد کر کے انہیں دینی مسائل سکھانے کا انتظام کیا جائے نیز والدین کو بھی چاہیئے کہ وہ گھروں پر اپنے بچوں کو دینی مسائل اور اسلامی آداب سکھانے کی طرف خاص توجہ دیں تاکہ ان کی شروع ہی سے اسلامی ماحول میں تربیت ہو سکے اور وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بن سکیں حضور نے عزیز محمود سلمہٗ کو جو امتحان میں اوّل آئے تھے مخاطب کر کے نصیحت فرمائی کہ وہ یورپی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو بھی سیکھیں اور اس میں مہارت حاصل کریں تاکہ وہ اچھی طرح دین سیکھ سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ اگلی دفعہ جب میں آؤں گا تو تم سے اردو میں ہی باتیں کروں گا اُس وقت تک تمہیں اُردو پر اتنا عبور حاصل ہو جانا چاہیئے کہ تم اُردو میں بآسانی لکھ پڑھ سکو اور گفتگو کر سکو۔ عزیزم محمود نے اردو سیکھنے کا وعدہ کیا۔ اس پر یہ پُر لطف مجلس اختتام پذیر ہوئی اور حضور مسجد سے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

## تجدید بیعت اور اجتماعی ملاقات

یکم اگست کو حضور نے ۵ بجے سہ پہر مسجد میں تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔ چونکہ نماز کے بعد تجدید بیعت اور اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا اس لئے احباب جماعت اور مستورات اپنے کاموں سے فراغت حاصل کر کے اور بالخصوص احباب اپنی ڈیوٹیوں سے چھٹی لے کر بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ مسجد احباب سے پوری طرح بھری ہوئی تھی اور تہہ خانہ کا حصہ مستورات سے پُر تھا۔

نماز عصر کے بعد دستی بیعت لینے سے قبل حضور نے احباب کو مخاطب کر کے بیعت کی حقیقت، اس کی اہمیت اور روحِ بیعت پر بہت بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا ایک مومن کی زندگی میں سب سے اہم موقع وہ ہوتا ہے جب وہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے کیونکہ اس موقع پر وہ جو عہد کرتا ہے وہ کسی انسان سے نہیں بلکہ اپنے خدا سے عہد کرتا ہے۔ خدا کے ساتھ کئے ہوئے عہد کے نتیجہ میں انسان پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ خدا ہی توفیق دے تو یہ ذمہ داریاں ادا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ہر بیعت کنندہ پر ایک یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ جہاں بیعت کے عہد کو نبھانے میں کوشاں رہے۔ وہاں بیعت کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتا رہے۔

بیعت کی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جہاں تک بیعت کی حقیقت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط

(التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومنوں سے ان کے جانوں اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

حضور نے واضح فرمایا کہ بیعت میں دراصل ایک مومن اللہ کے ساتھ سودا کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے وہ اپنی جان اور اپنا مال اللہ کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سودے کی قیمت اگر بیچنے والا اپنے عہد پر پوری طرح قائم رہے اور اس کا عملی ثبوت دیتا رہے جنت کی شکل میں ادا کرتا ہے یعنی وہ اس کے لئے جنت مقدر کر دیتا ہے۔

بیعت کی حقیقت کے بعد تجدید بیعت کی ضرورت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں ایک مرکز قائم فرمایا اصل خلیفۃ اللہ آپؐ ہی ہیں یہ مرکز ہمیشہ قائم رہنے والا ہے لیکن اس کے مظہر بدلتے رہے ہیں اور بدلتے رہیں گے۔ جب بھی مظہر بدلے گا اُس کے ہاتھ پر بیعت کی تجدید ضروری ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اُس مرکز کے ساتھ وابستگی قائم رہے آیتِ استخلاف کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ مرکز خلافت راشدہ کی شکل میں قائم رہا اور خدا تعالیٰ مومنوں کے ہر خوف کو امن میں تبدیل کرتا رہا۔ جب تک مومن شکر گزار بنے رہے خلافت بھی قائم رہی۔ جب مسلمان ناشکری کے مرتکب ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب یہ نعمت اُن سے چھین گئی۔ پھر آپؐ ہی کی پیشگوئی کے بموجب اس کا دوبارہ اجرا سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ ہوا ہے اور آپ کے بعد یکے بعد دیگرے مظہر ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جب بھی مظہر بدلے گا بیعت کی تجدید ضروری ہوگی اس کے بغیر وحدت قائم نہیں رہ سکتی اور گناہوں سے توبہ کا تسلسل برقرار نہیں رہ سکتا۔

تجدید بیعت کی ضرورت اور اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا روحِ بیعت یہ ہے کہ بیعت کرنے والا نفس سے خالی ہو کر کامل اطاعت کی روح اپنے اندر پیدا کرے اور اگر اس راہ میں اسے اپنی جان، اپنی عزیز سے عزیز شئے اور مال کو چھوڑنا پڑے تو دل میں میل نہ آنے دے۔ خلیفہ جب کوئی فیصلہ کرے وہ صحیح ہو یا غلط بیعت کنندہ کا یہ فرض ہے کہ وہ دل میں میل لائے بغیر انشراحِ قلب کے ساتھ اسے قبول کرے، اس پر عمل پیرا ہو اور اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائے۔ اس کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔ اخلاص کے باوجود انسان سے کمزوری ظاہر ہو سکتی ہے لیکن اگر انسان کی نیت صاف سیدھی اور کھری ہو تو خدا تعالیٰ اسے کمزوریوں سے بچا لیتا ہے اور اگر اس سے کمزوری سرزد بھی ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کے بداثر سے اسے محفوظ رکھتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نظامِ وصیت کے تحت ادا کئے جانے والے چندوں اور شرح کے مطابق ادا کئے جانے والے چندہ عام کا بھی ذکر کیا اور بتایا جو شخص اپنی آمد چھپاتا ہے یا جھوٹ بول کر کم چندہ ادا کرتا ہے۔ وہ اپنے مال کو ناپاک کرتا ہے اور بیعت کے عہد کو جو اُس نے خدا سے کیا ہے توڑتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا اب آپ نے جو بیعت کرنی ہے وہ دراصل اللہ ہی سے بیعت کرنی ہے۔ اگر آپ عہد بیعت کی خلاف ورزی کریں گے تو وہ علام الغیوب جس سے آپ نے بیعت کی ہے اُس سے یہ بدعہدی چھپ نہیں سکے گی۔ وہ خوب جانتا ہے کون عہدِ بیعت پر قائم ہے اور کون اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ بیعت کے بعد آپ کا کچھ نہیں رہا سب اللہ کا ہو گیا ہے اور اب اُس کی اجازت سے ہی آپ اسے اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں۔ اُس کی اجازت یہی ہے کہ شریعت کے احکام اور خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی پابندی کریں اور انشراحِ قلب کے ساتھ پابندی کریں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ وصیت کی شرح میں جو سیدنا (حضرت اقدس۔۔۔) کی مقرر کردہ ہے۔ کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ہاں جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے جو شخص اپنے حالات کی مجبوری سے پوری شرح کے مطابق چندہ نہ دے سکے وہ خلیفۂ وقت سے درخواست کر کے چندہ میں کمی کی باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔ اپنی آمد کے بارہ میں جھوٹ بول کر اپنے مال کو ناپاک نہ کرے اور اس طرح عہد بیعت کو توڑنے والا نہ بنے۔

حضور نے فرمایا جب میں بیعت لیتا ہوں تو ساتھ ساتھ میں خود بھی بیعت کر رہا ہوتا ہوں اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ سمجھ رہا ہوتا ہوں۔

ان بصیرت افروز ارشادات کے بعد حضور نے اجتماعی بیعت لی۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ مبلغ انچارج مکرم کمال یوسف صاحب اور نیشنل پریذیڈنٹ مکرم نور احمد صاحب بولستاد آگے آکر حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں گے اور باقی احباب ان دونوں کے کندھوں اور پھر ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کے الفاظ دہرائیں گے۔ چنانچہ اس کے مطابق حضور نے اجتماعی بیعت لی۔ احباب جب پورے جذبہ و جوش کے ساتھ حضور کی اقتداء میں بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے تو ان پر عجب ربودگی کا عالم طاری تھا۔ اس مقدس مطہر ماحول میں ناروے کے احباب کو مرکز سے ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود حضور ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

بیعت لینے کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ یہ دعا بھی ایک خاص شان کی حامل تھی خشوع و خضوع اور درد و الحاح کا یہ عالم تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ روحیں آستانۂ الٰہی پر پانی کی طرح بہہ نکلی ہیں۔

## اوّل آنے والے طفل کے لئے خصوصی انعام

اجتماعی بیعت سے مشرف ہونے کے بعد سب احباب مسجد میں ہی دوبارہ صفوں میں ہی ایستادہ ہو گئے۔ حضور نے صفوں کے درمیان سے گزر کر جملہ احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ اکثر احباب اپنے بچوں کو بھی ہمراہ لائے ہوئے تھے اور نو عمر بچوں کو انہوں نے اپنی گودوں میں اٹھایا ہوا تھا۔ حضور شرفِ مصافحہ عطا کرتے وقت بچوں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرتے جاتے تھے اور نو عمر بچوں کو پیار کر کے اُن سے اُنہی کے لہجے میں میٹھی میٹھی باتیں کرتے جاتے تھے یہ لمحات احباب کے لئے بہت ہی پُر مسرت تھے وہ دستی بیعت اور مصافحہ کا شرف عطا ہونے پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اس خوش بختی پر دیر تک مبارکباد دیتے رہے۔

اجتماعی ملاقات کے دوران جب حضور مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب آف ہالڈن کے پاس پہنچے تو اُن کے فرزند عزیز محمود سلمہٗ کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے حضور نے فرمایا آج بعد نماز ظہر اطفال کا دینی معلومات کا جو امتحان ہوا تھا تم اس میں اوّل آئے ہو۔ تمہاری یہ کامیابی اللہ تعالیٰ تمہیں مبارک کرے۔ یہ فرمانے کے بعد حضور نے اپنی جیب میں سے ایک خوبصورت کیس میں لکھا ہوا سُرخ رنگ کا خوبصورت بال پین نکالا اور عزیز موصوف کو یہ پین عطا کرتے ہوئے فرمایا لو یہ تمہارا انعام ہے۔ بچہ اپنے آقا سے یہ انعام لے کر از حد مسرور ہوا اور اُس نے نہایت ادب سے ہاتھ ملا کر اس شفقت خاص پر حضور کا شکریہ ادا کیا۔ جب حضور انعام دے رہے تھے بہت سے کیمرے اس یادگار لمحہ کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کر رہے تھے۔ مکرم ڈاکٹر محمود عزیز صاحب کی درخواست پر حضور نے ان کے اور ان کے اس ہونہار بچہ کے ساتھ علیحدہ فوٹو بھی کھچوایا۔ اس موقع پر احباب نے ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے فرزند کو اس کی اس خوش بختی پر بہت مبارکباد دی۔

## اجتماعی کھانا

یکم اگست کو ہی شام نو بجے حضور کی معیت میں اجتماعی کھانے کا اہتمام تھا اس کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو کی طرف سے کیا گیا تھا اور کھانا بھی خدام نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔ مسجد کے مشرقی حصہ میں پلاسٹک کے موٹے شیٹ بچھا کر ان پر دسترخوان بچھائے گئے اور اس طرح سب احباب کو حضور کی معیت میں ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھانے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔ حضور نے کھانا پکانے میں خدام کی مہارت کی تعریف کی اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اس خصوصی دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔

اس کے تھوڑی دیر بعد مغرب کا وقت ہو گیا۔ چنانچہ حضور نے مسجد نور میں ساڑھے دس بجے شام مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ نمازیں پڑھانے کے بعد حضور آرام کے لئے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے

## ناروے میں قیام کا تیسرا چوتھا اور پانچواں دن

جماعت احمدیہ ناروے نے حضور ایدہ اللہ اور اہلِ قافلہ کو ناروے کے بعض خوبصورت علاقے دکھانے کا پروگرام بنایا تھا۔ طے یہ کیا گیا تھا کہ حضور اوسلو کے شمال میں کم از کم چھ سو کلومیٹر دور تشریف لے جا کر وہاں تین دن گزاریں اور اوسلو کے دائیں جانب شمال مشرق کی طرف سے روانہ ہو کر ایک دائرہ کی شکل میں سفر کرتے ہوئے شمال مغرب کی جانب سے واپس اوسلو تشریف لائیں تاکہ ایک وسیع علاقہ گھوم پھر کر دیکھنے سے اُس قدرتی حُسن کا کچھ اندازہ ہو سکے جس سے اللہ تعالیٰ نے ناروے کی سرزمین کو مالا مال فرمایا ہے۔

چنانچہ حضور دفتر میں بعض اہلِ قافلہ اور مقامی احباب کی ڈیوٹی مقرر فرمانے اور ڈاک اور دیگر دفتری امور اور بالخصوص مالی امور کی چھان بین اور چیکنگ کی انجام دہی سے متعلق تفصیلی ہدایات دینے کے بعد ۲ اگست بروز پیر افراد خاندان، قافلہ کے افراد اور متعدد مقامی احباب کی معیت میں ۹ بجے صبح موٹر کاروں میں روانہ ہوئے۔ حضور حسبِ پروگرام اوسلو سے شمال مشرق کی جانب سڑک نمبر E6 پر سفر کرتے ہوئے قریباً تین سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اوٹا (OTTA) نامی مقام پر پہنچے اور وہاں سے سڑک نمبر ۱۵ پر لانگے وان (LANGEVATN) تک سفر جاری رکھا۔ وہاں سے روڈ نمبر ۵۸ کی طرف مڑ کر گیران گیر (GEIRANGER) نامی مقام آئے اور وہاں کچھ وقت قدرتی مناظر دیکھنے کے بعد اُسی راستہ گیران گیر واپس آکر روڈ نمبر ۱۵ پر سٹرن (STYRN) نامی مقام کی طرف سفر جاری رکھا۔ یہاں سے روڈ نمبر ۶۰ پر بیئرکلو (BYRKJELO) تک سفر کیا اور پھر وہاں سے روڈ نمبر ۱۴ کے ذریعہ رات گیارہ بجے کے قریب شائی (SKEI) نامی مقام پر پہنچے اور یہاں رات بسر کرنے کے لئے ہوٹل میں قیام فرمایا۔

دوسرے روز یعنی ۳ اگست کو حضور شائی سے روانہ ہو کر موس کوگ (MOSKOG) تھیوگم (TJUGUM) ہیلا (HELLA) کھوپان گیر (KAUPANGER) اور گودوان گیر (GUDVANGER) نامی مقامات سے ہوتے ہوئے شام کو ستال ہائم (STALHEIM) نامی مقام پہنچے اور وہاں رات ایک ہوٹل میں

قیام فرمایا۔ اُس روز حضور نے ۱۱۱ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ شائی نامی مقام سے شمال مغرب کی سمت میں اوسلو کی جانب واپسی کا سفر شروع ہو چکا تھا۔

تیسرے روز یعنی ۴ اگست کو حضور ستال نامی سے روانہ ہو کر سین (SEIN) اولوِک برور اوک (ULVIK-BRURAVIK) اور برے منس (BRIMNES) نامی مقامات سے ہوتے ہوئے ساڑھے نو بجے شام اوسلو واپس تشریف لائے۔ اُس روز حضور نے ۴۲۳ کلومیٹر فاصلہ طے کیا۔

ان تین دنوں میں حضور نے مجموعی لحاظ سے ۱۲۲۰ کلومیٹر سفر کیا اور اس طرح حضور کو ناروے کا ایک وسیع علاقہ دیکھنے اور ناروے کے جغرافیائی اور تمدنی حالات کا مطالعہ کرنے اور اہلِ ناروے کے مزاج کو سمجھنے کا موقع ملا۔ یہ سارا علاقہ بلند و بالا برف پوش پہاڑوں گلیشیئرز (یعنی برفستانوں) سرسبز و شاداب وادیوں، خوشنما جھیلوں، چشموں آبشاروں اور بل کھاتے ہوئے راستوں سے پٹا پڑا ہے اور ہر طرف نہایت حسین و جمیل قدرتی مناظر پھیلے ہوئے ہیں حضور ان قدرتی مناظر کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے لاتعداد جلووں کا بہت پُر معارف انداز میں تذکرہ فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے رہے راستہ میں جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا حضور کسی صاف ستھری جگہ نماز پڑھاتے اور نماز کے بعد احباب کو پُر معارف ارشادات سے نوازتے۔ بعض مقامات پر حضور کو غیر ملکی سیاحوں سے تبادلۂ خیالات کرنے اور ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے مواقع بھی ملتے رہے ہوٹلوں میں قیام کے دوران فجر کی نماز پڑھاتے رہے اور بعد ازاں علوم و معارف سے سرفراز فرماتے۔ حضور کی معیت میں یہ مطالعاتی دورہ جملہ ہمراہیوں کے لئے از حد ازدیادِ علم اور ازدیادِ بصیرت و عرفان کا موجب ہوا۔ ناروے اور اہلِ ناروے کے متعلق حضور نے جو تاثرات اخذ کئے حضور نے انہیں اوسلو واپس جا کر پریس کانفرنس میں نارویجین اخبار نویسوں کے سامنے بیان فرمایا۔

دورہ سے اوسلو واپس تشریف لانے کے ایک گھنٹہ بعد حضور نے مسجد نور میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر آرام کی غرض سے قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔

**زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے**

گذشتہ سے پیوستہ

# اخلاق کیا ہیں

## اخلاق کی تعریف و تشریح اور ان کی اقسام

محترم نذیر احمد صاحب خادم — بہاولنگر

### اخلاق کی دو اقسام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے اپنی تصنیفِ لطیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں اخلاق کی دو اقسام بیان فرمائی ہیں جن کے تحت آٹھ بنیادی طبعی تقاضوں پر پورے ضابطۂ اخلاق کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔

### قسم اوّل۔ ترکِ شر سے متعلق اخلاق

"وہ اخلاق جن کے ذریعہ انسان ترکِ شر پر قادر ہوتا ہے"

یعنی انسان ہر اُس فعل، عمل اور قول اور حرکت سے مجتنب رہے جس سے دوسروں کو کسی بھی طرح دُکھ، تکلیف اور نقصان پہنچ سکتا ہو جیسا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ —

دوسری حدیث میں "مَنْ سَلِمَ النَّاسُ" کے الفاظ ہیں — یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سب انسان محفوظ رہیں

حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"ترکِ شر کے مفہوم میں وہ اخلاق ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا اپنے کسی اور عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہنچا سکے یا نقصان رسانی اور کسرِ شان کا ارادہ نہ کر سکے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۲)

### قسم دوم — ایصالِ خیر

دوسری قسم اخلاق کی ایصالِ خیر ہے یعنی دوسروں کو فائدہ اور بھلائی پہنچانا اور —

"ایصالِ خیر کے مفہوم میں تمام وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے علم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال یا عزت کو فائدہ پہنچا سکے یا اُس کے جلال یا عزت ظاہر کرنے کا ارادہ کر سکے یا اگر کسی نے اُس پر ظلم کیا تھا تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا اُس سے درگزر کر سکے اور اس طرح اس دُکھ اور عذابِ بدنی اور تاوانِ مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہنچا سکے یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو حقیقت میں اس کے لیے سراسر رحمت ہے۔" (ایضاً)

### ترکِ شر سے متعلق اخلاق

ترکِ شر سے تعلق رکھنے والے اخلاق چار ناموں سے موسوم ہیں:۔

۱۔ خُلقِ اِحصان یا عفت ۲۔ امانت و دیانت ۳۔ ھُدنہ اور ھون ۴۔ رفق اور قولِ حسن۔

ترکِ شر سے تعلق رکھنے والی ان چاروں اقسامِ اخلاق کی مختصر تشریح مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ خُلقِ اِحصان یا عفت سے مراد وہ پاکدامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوتِ تناسل سے تعلق رکھتی ہے اور —

"مُحصِن یا مُحصِنہ اُس مرد یا اُس عورت کو کہا جائیگا جو حرام کاری یا اُس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۳)

پس وہی شخص خُلقِ احصان و عفت اور پاکدامنی سے متصف قرار پائے گا جو ہر اُس ذریعہ اور راستہ سے اپنے آپکو روکے جو اُس کے دامنِ عفت اور ردائے عزت کو تار تار کرنے کا محرک و موجب ہو سکتا ہے یعنی وہ:۔

(ا) غضِ بصر سے کام لینا "خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔"

"ہر ایک پرہیز کار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لیے اس تمدنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اُس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔" (ایضاً صفحہ ۴۹)

(ب) اپنے کانوں کو نامحرموں کی گانے بجانے وغیرہ آوازوں کے سُننے سے بچائے۔

(ج) نامحرموں کے قصے نہ سُنے۔

(د) ایسی ہر تقریب اور حالت اور موقع سے دور رہے جس سے اِس فعلِ بد کے ارتکاب کا اندیشہ ہو سکتا ہو۔

(۲) نکاح نہ ہو تو گاہے بگاہے روزہ رکھے۔

(۲) "دوسری قسم ترکِ شر کے اقسام میں سے وہ خُلق ہے جس کو امانت و دیانت کہتے ہیں یعنی دوسرے کے مال پر شرارت اور بدنیتی سے قبضہ کر کے اُس کو ایذا پہنچانے پر راضی نہ ہونا۔ دیانت کے خُلق کا یہ لازمی تقاضا ہے کہ غیر کے مال کے بارے میں بھی سچی نفرت اور کراہت انسان کے دل میں پیدا ہو۔ دیانت و امانت ایک طبعی حالت اور جذبہ ہے ایک بچہ شیر خوار غیر عورت کے دودھ سے طبعاً بیزار ہوتا ہے اور بعض دفعہ موت تک اس کی حالت پہنچ جاتی ہے مگر غیر کی چیز سے نفرت کے طبعی جذبہ کی وجہ سے وہ بصد مشکل ہی غیر عورت کا دودھ پیتا ہے۔ بچے کا یہ طبعی جذبہ امانت و دیانت کی جڑ تو ضرور ہے لیکن بچہ کی یہ حالت ایک طبعی جذبہ ہے جسے وہ اپنی ناسمجھی سے اپنے محل پر استعمال نہیں کرتا اور بہت کچھ تکلیف اٹھاتا ہے ہم بچے کی اس طبعی حالت کو اخلاق سے موسوم نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنے اس طبعی جذبہ کو عقل و ارادہ اور موقع بینی کے تحت نہیں بلکہ بے اختیار ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی خلق دیانت سے متصف قرار نہیں دیا جا سکتا جو اس کے تمام پہلوؤں کو بر محل، با موقع اور باریک بینی سے بجا نہ لائے کیونکہ اس کے بغیر ایسی دیانت میں کئی چھپی ہوئی خیانتیں بھی ہو سکتی ہیں۔ خُلق امانت و دیانت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرہ: ۱۸۹)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔ (النساء: ۵۹)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝

(الانفال: ۵۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط
(بنی اسرائیل : ۳۶)
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ج (الشعراء : ۱۸۴)
وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ (النساء : ۳)

"یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر مت کھایا کرو اور اپنے مال کو رشوت کے طور پر حکام تک پہنچایا کرو تا اس طرح پر حکام کی اعانت سے دوسرے کے مالوں کو دبا لو۔ امانتوں کو اُن کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جب تم ماپو تو پورا ماپو تم وزن کرو تو پوری اور بے خلل ترازو سے وزن کرو اور کسی طور سے لوگوں کو اُن کے مال کا نقصان نہ پہنچاؤ اور فساد کی نیت سے زمین پر مت پھرا کرو یعنی اس نیت سے کہ چوری کریں یا ڈاکہ ماریں یا کسی کی جیب کتریں یا کسی اور ناجائز طریق سے بیگانہ مال پر قبضہ کریں اور پھر فرمایا کہ تم اچھی چیزوں کے عوض میں خبیث اور ردّی چیزیں نہ دیا کرو یعنی جس طرح دوسروں کا مال دبا لینا ناجائز ہے اسی طرح خراب چیزیں بیچنا اچھی کے عوض میں بُری دینا بھی ناجائز ہے"۔

اسی طرح سورۃ النساء کی آیات ۶، ۷، ۱۰ اور ۱۱ میں امانت و دیانت کی مزید وضاحت فرمائی گئی ہے۔

ان آیات میں حکمت بیانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جامع و مانع رنگ میں بددیانتی کے تمام طریقے بیان فرما دیئے ہیں اور کسی قسم کی بددیانتی کا ذکر ان سے باہر نہیں رہ جاتا۔ اس بصیرت افروز کلام الٰہی کی روشنی میں جو شخص دیانت و امانت کے خلق کو نہیں اپناتا اور اس کے تمام پہلوؤں کو اختیار نہیں کرتا اور جزوی طور پر بعض امور میں دیانت و امانت دکھلائے بھی تو یہ حرکت اس کی خلق دیانت میں شمار نہ ہو گی بلکہ محض ایک طبعی حالت ہو گی جو عقلی تمیز اور بصیرت سے عاری ہونے کی وجہ سے بداخلاقی قرار پائے گی

## ۳۔ ترکِ شر کے اخلاق کی تیسری قسم۔ هُذْنَه اور هون

اس سے مراد یہ ہے کہ "دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر انسان ہونا اور صلح کاری کے ساتھ زندگی بسر کرنا"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۵)

صلح کاری و صلح جوئی ایک اعلیٰ درجہ کا خلق ہے جو "الفت یعنی خوگر فتگی" کی طبعی حالت کی تعدیل سے خلق بنتا ہے مثلاً ایک بچہ یا ایسا انسان جو عقل سے بے بہرہ ہے صلح اور جنگ جوئی کے مفہوم اور مواقع کو سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا اس لیے ان سے اگر صلح کی کوئی علامت ظاہر ہو تو ہم انہیں با اخلاق نہیں کہہ سکتے جس طرح اُس کتے یا گھوڑے یا گائے کو ہم با اخلاق نہیں کہہ سکتے جو اپنے مالک کو پیار کی نظر سے دیکھتے یا اپنے ہم جنس کو پیار سے چاٹتے ہیں۔ کوئی شخص با اخلاق اسی وقت کہلائے گا جب وہ عقل و ارادہ سے ہر قسم کے شر کو دل سے نکال کر موقع و محل پر محبت و الفت اور صلحکاری کو استعمال کرے۔

## چوتھی قسم ترکِ شر کے اخلاق کی رفق اور قولِ حسن

اس خلق کی طبعی حالت کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔

"بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا بجائے رفق اور قولِ حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے ..... طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہوتا ہے"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

اس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
(البقرہ : ۸۴)
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ ..... الخ
(الحجرات : ۱۲)
اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ز ..... الخ (الحجرات : ۱۳)
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط ..... الخ
(بنی اسرائیل : ۳۷)

یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھی ہوں۔ اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے بُرے بُرے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو، کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مؤاخذہ ہو گا اور کان، آنکھ دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا"۔ (ایضاً)

## ایصالِ خیر کے اقسام :۔ (۱) عفو :۔

دوسری قسم اُن اخلاق کی ہے جو ایصالِ خیر سے تعلق رکھتے ہیں پہلا خلق ان میں سے عفو ہے یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصالِ خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے۔ اور اس لائق ہوتا ہے کہ اُس کو بھی ضرر پہنچایا جائے، سزا دلائی جائے۔ قید کرایا جائے، جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اُس پر ہاتھ اُٹھایا جائے ــــ پس اس کو بخش دینا، اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصالِ خیر ہے

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ط (آلِ عمران : ۱۳۵)
جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ط
(الشوریٰ : ۴۱)

یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔ بدی کی جزا اُسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اُس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو۔ کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اُس کا وہ بدلہ پائے گا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۵۹)

اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ فقط عفو کو خلق نہیں کہیں گے بلکہ عفو کا بر محل استعمال اُسے خلق بنائے گا۔ جہاں ایک شریر اور مجرم کو معاف کرنے سے اُس کی اصلاح ہوتی ہو وہاں معاف کرنا اخلاق ہو گا اور سزا دینا بداخلاقی اور جہاں معاف کرنے سے وہ شریر یا مجرم اور بھی دلیر اور نڈر ہوتا ہو وہاں معاف کرنا بداخلاقی ہو گی۔ بعض اوقات عفو کی عادت کے افراط سے بے غیرتی و دیوثی تک نوبت جا پہنچتی ہے اور قابلِ شرم حلم اور عفو و درگزر انسان سے صادر ہوتا ہے جو سراسر حمیت و غیرت اور عفت و عزت کے برخلاف ہوتا ہے جس سے نیک چلنی پر داغ لگتا ہے۔

## ۲۔ ایصالِ خیر کی اقسام میں دوسرا خلق عدل ہے ــــ

تیسرا احسان اور چوتھا ایتاءِ ذی القربیٰ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج
(النحل : ۹۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کرو اور اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقع اور محل ہو تو وہاں احسان کرو اور اگر احسان سے بڑھ کر قریبیوں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا محل ہو تو وہاں طبعی ہمدردی سے نیکی کرو اور اس سے خدا تعالیٰ منع فرماتا ہے کہ تم حدود اعتدال سے آگے گزر جاؤ یا احسان کے بارے میں منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرے یعنی یہ کہ تم بے محل احسان کرو یا ہر محل احسان کرنے سے دریغ کرو یا یہ کہ تم محل پر ایتاءِ ذی القربیٰ کے خلق میں کچھ کمی اختیار کرو یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس آیہ کریمہ میں ایصالِ خیر کے تین درجوں کا بیان ہے۔

اوّل یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جائے یہ تو کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے"۔

"دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اُس کو فائدہ پہنچانا اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے۔ اکثر لوگ غریبوں پر احسان کرتے ہیں"۔

اور احسان میں یہ ایک مخفی عیب ہے کہ احسان کرنے والا بعض دفعہ خیال کرتا ہے کہ میں نے احسان کیا ہے اور وہ اپنے احسان کے عوض میں شکریہ یا دعا چاہتا ہے اور اگر کوئی ممنونِ منت اُس کا اُس کے مخالف ہو جائے تو اُس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے۔ بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اُس پر فوق الطاقت بوجھ ڈال دیتا ہے اور اپنا احسان اُس کو یاد دلاتا ہے جیسا کہ احسان کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے متنبہ کرنے کے لیے فرمایا ہے۔

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ
(البقرہ : ۲۶۵)

یعنی اے احسان کرنے والو! اپنے صدقات کو جن کی صدق پر بنا پر چاہیئے احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔ یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے پس اگر دل میں صدق اور اخلاق نہ رہے تو وہ صدقہ، صدقہ نہیں رہتا بلکہ ایک ریاکار کی حرکت ہوتی ہے۔ غرض احسان کرنے والے میں یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ کبھی غصہ میں آ کر اپنا احسان بھی یاد دلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے احسان کرنے والوں کو ڈرایا"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۶۲ تا ص۶۳)

پھر فرماتے ہیں۔

تیسرا درجہ ایصالِ خیر کا خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا۔

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ضلع کونسل جھنگ

# ٹینڈر نوٹس

ضلع کونسل جھنگ کو درج ذیل ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے منظور شدہ ٹھیکیداران سے ٹینڈر مطلوب ہیں ٹینڈر سربمہر لفافوں میں مورخہ ۲۶/۹/۸۲ کو دفتر ضلع کونسل جھنگ میں گیارہ بجے قبل دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور اسی روز ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے زرضمانت کال ایٹ ڈیپازٹ کی صورت میں ٹینڈر فارم کے ہمراہ ارسال کرنا ہوگا۔ کال ایٹ ڈیپازٹ صرف جھنگ صدر کے بنکوں سے تیار شدہ قابلِ قبول ہوگی۔

ٹینڈر فارم بحساب ۲۵/- روپے فی فارم دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ضلع کونسل جھنگ سے ایک روز قبل دورانِ اوقات کار حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

بلوں کی ادائیگی فنی طور پر منظور شدہ تخمینہ جات کے مطابق کی جائے گی۔ میٹریل بذمہ ٹھیکیدار ہوگا مزید برآں چھوٹے چھوٹے کاموں کے تخمینہ جات کی فہرست دفتر سے دورانِ اوقاتِ کار ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

| نمبر شمار | نام کام | تخمینہ لاگت | زرضمانت | معیاد |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | تعمیر سڑک شریف آباد میر نوالہ کوٹ مراد کوٹ سیال ۲ میل | ۹۹۹۶۰۰/- | ۲۰۰۰۰/- | ۸ ماہ |
| ۲- | " " متھرمہ امین پور حصہ چہارم ۱½ " | ۵۸۸۰۰۰/- | ۱۱۸۰۰/- | " |
| ۳- | " احمد آباد تا چک جھمرہ روڈ ۱½ " | ۵۲۷۰۰۰/- | ۱۰۸۰۰/- | " |
| ۴- | " رابطہ سڑک چک ۲۵۰ ۷ فرلانگ | ۴۲۵۰۰۰/- | ۸۵۰۰/- | ۷ ماہ |
| ۵- | " بنیون بنگلہ تا چک ۱۳۳ ۱ میل | ۳۳۸۰۰۰/- | ۶۷۰۰/- | " |
| ۶- | " " پل سنڈھے والا تا کیر سیال ۱½ " | ۲۸۵۷۰۰/- | ۵۷۰۰/- | " |
| ۷- | تعمیر کٹیلی شیڈ میلہ منڈی گراؤنڈ جھنگ اوّل | ۶۳۰۰۰/- | ۱۳۰۰/- | ۳ ماہ |
| ۸- | " " " " " " دوم | ۶۳۰۰۰/- | ۱۳۰۰/- | " |

(ب) ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع کونسل درج ذیل عمارات کا پرانا ملبہ از قسم گارڈر، اینٹ دروازے، کڑیاں وغیرہ جس حالت میں موقع پر پڑا ہے بمطابق تاریخ اور اوقاتِ کار بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی یا دورانِ دفتری اوقات کار دفتر ہذا سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں لہٰذا خواہشمند حضرات اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

| نمبر شمار | نام عمارت | تاریخ نیلام | وقت نیلام | مقام نیلام |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | ان ڈور وارڈ و ڈزی ڈسپنسری شاہ جیونہ | ۱۸/۹/۸۲ | ۱۰/۰۰ بجے صبح | جناح ہال |
| ۲- | پرانا ملبہ چوکیدار کوارٹر شورکوٹ | ۱۸/۹/۸۲ | " | ضلع کونسل جھنگ |

# نیلام ٹھیکہ جات

(ا) ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ضلع کونسل کے ٹھیکہ جات، منڈی ہائے مویشیاں، ٹول ٹیکس وغیرہ کا نیلام بمطابق تواریخ، مقامات اور وقت مندرجہ لفافہ کیا جائے گا۔ شرائط نیلام موقع پر سنائی جائیں گی یا دورانِ دفتری اوقات ہذا سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں لہٰذا خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لا کر بولی میں شرکت کریں۔

| نمبر شمار | قسم ٹھیکہ | معیاد ٹھیکہ | تاریخ نیلام | وقت نیلام | مقام نیلام |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱- | ٹھیکہ ٹول ٹیکس سڑک موڑ منڈی شاہ جیونہ | ایک سال | ۱۸/۹/۸۲ | ۹ بجے صبح | جناح ہال |
| ۲- | " " " " جمال والا روڈ | " | " | " | ضلع کونسل جھنگ |
| ۳- | " " " " چوٹلی بہادر شاہ رستم سرگانہ | " | " | " | " |
| ۴- | " " " " ماجھی سلطان چک نمبر ۴۸۱ | " | " | " | " |
| ۵- | جدید منڈی مویشیاں ٹوبہ | " | " | " | " |
| ۶- | میلہ روڈ سلطان سال ۸۲ء | " | " | " | " |
| ۷- | پرانا ملبہ عمارت رورل ڈسپنسری سیلیہ سنٹر حویلی بہادر شاہ | " | " | " | " |
| ۸- | " " وٹرنری ہسپتال شاہ جیونہ | " | " | " | " |
| ۹- | ٹول ٹیکس چنیوٹ کوٹ خدایار روڈ | " | " | " | " |

(ج) ضلع کونسل کی جیپ نمبر 69 G جس حالت میں ہے کا نیلام عام بتاریخ ۱۸/۹/۸۲ بوقت ۹ بجے صبح جناح ہال ضلع کونسل جھنگ ہوگا بولی سے قبل -/۵۰۰۰ روپے

## بقیہ :- اخلاق

ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو اور شکر گزاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسے ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیسا کہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے یہ وہ آخری درجہ ایصالِ خیر کا ہے جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام ایصالِ خیر کی قسموں کو محل اور موقعہ سے وابستہ کر دیا ہے۔ اور آیت موصوفہ میں صاف فرمایا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہوں گی تو پھر یہ بدیاں ہو جائیں گی بجائے عدل، فحشا بن جائے گا یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے اور ایسا ہی بجائے احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی۔ یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتاء ذی القربیٰ کے یعنی بن جائے گا یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا۔

—— اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے یا حقِ واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے۔ غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہوگا وہی خراب سیرت ہو جائے گی۔ اسی لیے ان تینوں کے ساتھ موقع اور محل کی شرط لگا دی ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۶۳ تا ۶۴)

## اعلانِ نکاح

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عزیزم مبارک احمد تنویر ایم ایس سی حال نائیجیریا کے نکاح ہمراہ عزیزہ منزہ صدیقی بنت نعمت اللہ صدیقی حال کراچی کا اعلان اکیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے دس ستمبر کے مبارک دن نماز جمعہ کے بعد فرمایا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے انتہائی مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

نیز عاجزہ بھی اپنے بیٹے کے ہمراہ بیرونِ ملک جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور ہر قسم کی پریشانی اور تکلیف سے بچائے اور خیریت سے منزلِ مقصود پر پہنچائے۔ آمین۔

(امۃ الغنی
اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم
سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم ناصر الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کے والد محترم لال دین صاحب صدیقی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز ان کی والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے


## اساتذہ کی فوری ضرورت ہے

ناصر پبلک سکول ربوہ میں نویں اور دسویں جماعت کو کیمسٹری۔ بائیولوجی۔ فزکس اور ریاضی پڑھانے کے لئے دو اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔ جو بی ایس سی۔ بی ایڈ یا کم از کم بی ایس سی پاس ہوں۔ ربوہ میں مستقل رہائش رکھنے والے احمدی احباب کے لئے سنہری موقعہ ہے۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

**ہیڈ ماسٹر ناصر پبلک سکول۔ ربوہ**

## مندرجہ ذیل اشیاء قابلِ فروخت ہیں

۱- ایک عدد ائیر کنڈیشنر جس کی طاقت ۱۷۰۰۰ بی ٹی یو ہے نیا نیشنل جاپان۔
۲- ایک عدد ریفریجریٹر "فلپس" ۸ مکعب فٹ نیا۔
۳- ایک عدد کیمرہ "کینٹل" AE-I آٹو ٹیک
۴- ایک عدد سپر مووی کیمرہ "کینٹل" سونڈ جاپانی
۵- ایک عدد ۸ ایم ایم سپر مووی فلم پروجیکٹر

خواہشمند حضرات اس پتہ پر رابطہ قائم کریں
داؤد خان دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا
مکان نمبر ۱۱/۳۸ ربوہ

پیشگی داخل کروانے ہوں گے۔ بقایا رقم کامیاب بولی دہندہ کو موقع پر جمع کروانا ہوگی۔

## المشتہر

**چیئرمین ضلع کونسل جھنگ فون ۲۰۷۶**

I.P.L.-6690

لاری اڈہ ربوہ پر ۱۰ ستمبر کے روز مسافروں کو سکنجبین پیش کرنے والے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے خدام۔

سپین سے متعلق سیمینار کے ساتھ ایک نمائش کا بھی ایوانِ محمود میں اہتمام کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد بشارت سپین کی تعمیر و تکمیل کی خوشی میں سارا ربوہ رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا اور رات کے وقت روشنیوں سے جگمگا اٹھا
اس موقعہ کے چند یادگار مناظر

مسجد مبارک ربوہ

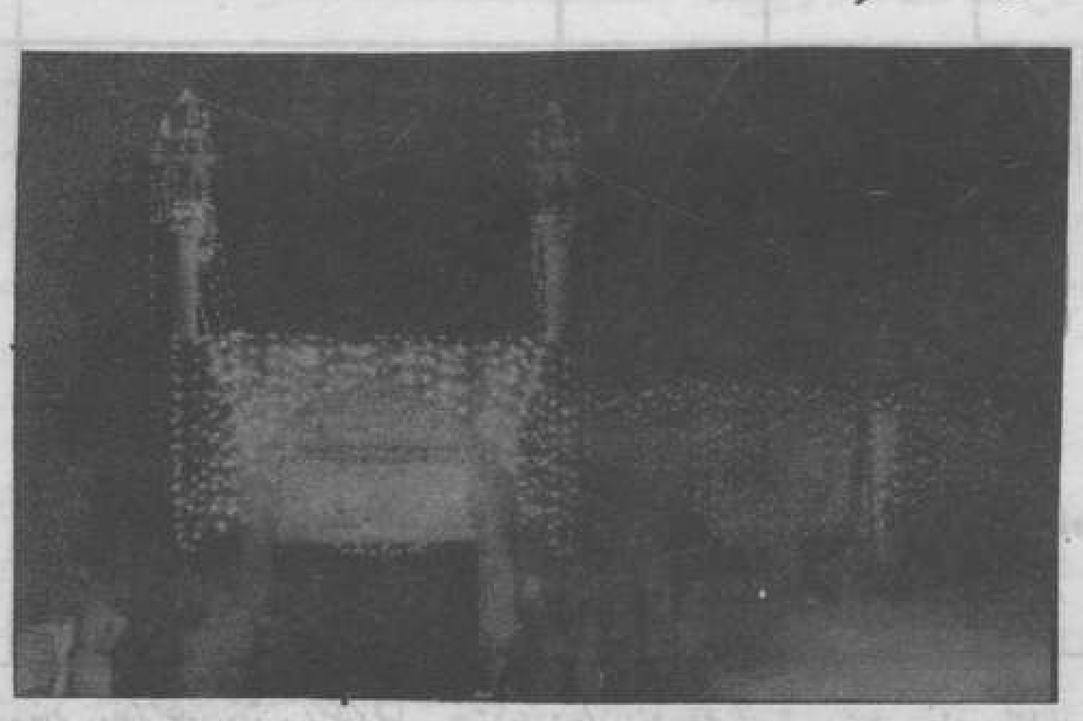

مسجد المہدی گولبازار ربوہ

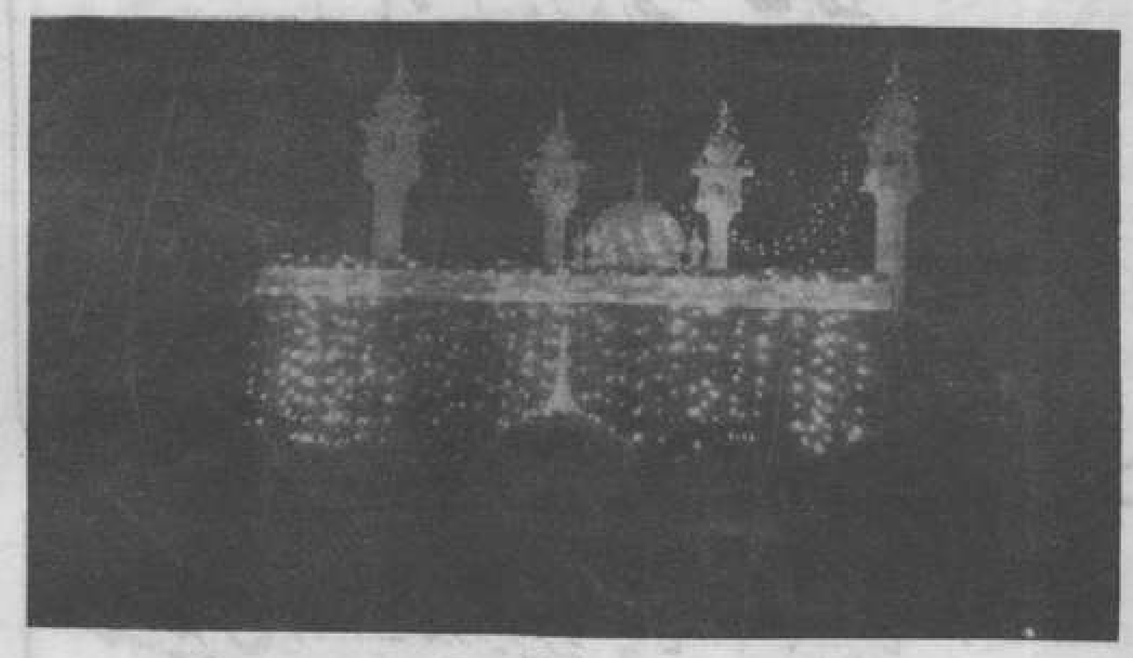

یادگاری مسجد ربوہ

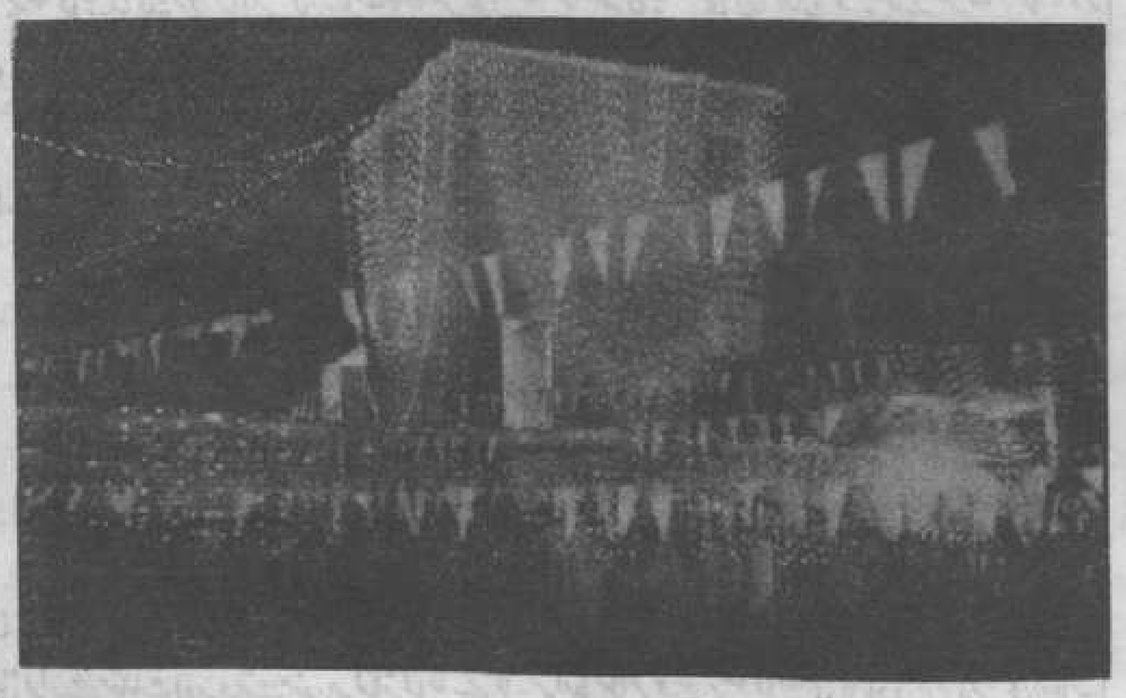

فضل عمر ہسپتال ربوہ

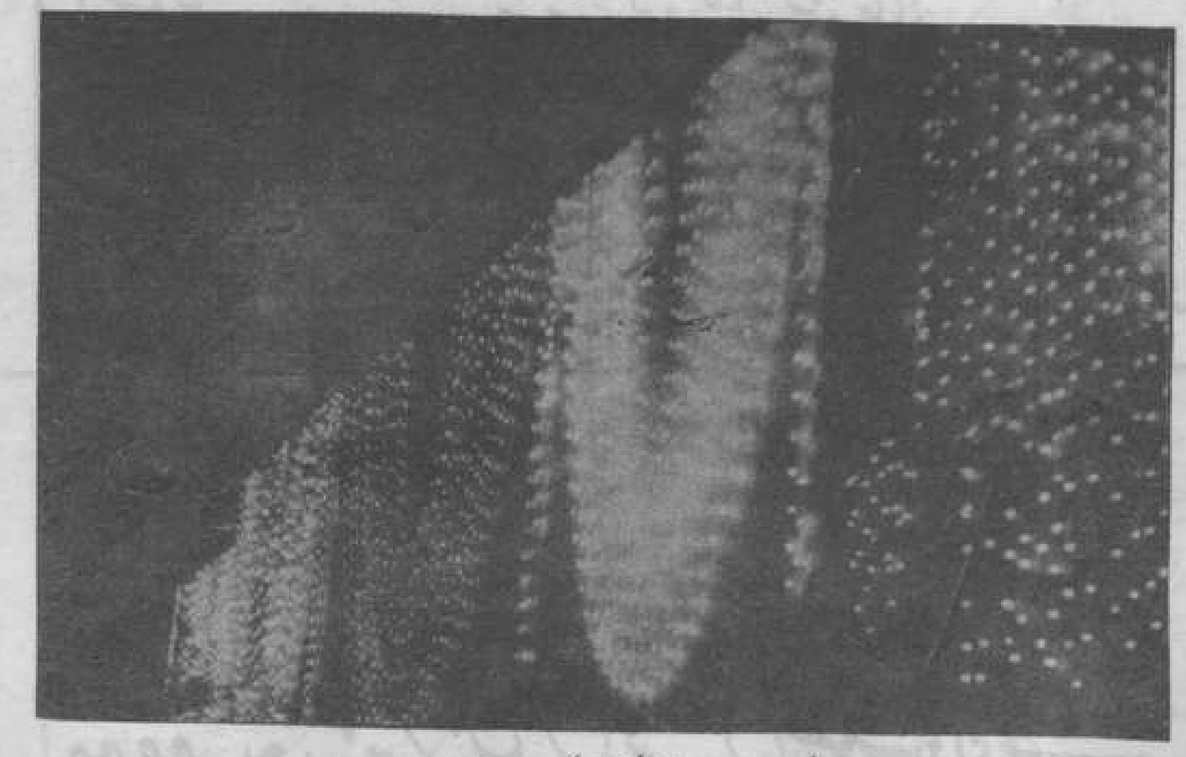

لجنہ اماء اللہ کے مرکزی دفاتر

## ضروری اعلان

جملہ مربیان اصلاح وارشاد اپنے اپنے حلقہ کا جائزہ لے کر فوری طور پر رپورٹ کریں کہ آیا تمام جماعتوں کی طرف سے فارم تجدید بیعت پُر کر کے نظارت ہذا کو بھجوا دئے گئے ہیں اور اگر کسی جماعت یا مختلف مقامات پر رہنے والے افراد کسی وجہ سے ابھی تک فارم نہیں بھیج سکے تو بیعت فارم جلد از جلد بھجوا دیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)